مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت؟

سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

محسنِ احرار ابن امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاریؒ نے ۱۹۸۷ء میں یوکے ختم نبوت مشن کی دعوت پر برطانیہ کا دورہ کیا۔ اسی سفر میں آپ نے یہ تحقیقی مضمون قلم بند کیا جو اپنی اہمیت کے پیشِ نظر ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریکِ اجراءِ نبوت اور ارتداد پر اب تک اتنا کچھ لکھا جاچکا ہے کہ اسے پڑھنے کے لیے بھی ایک مدت چاہیے۔ مگر نئے دور کے مرزائی سابقہ مرزائیوں سے کچھ مختلف ہیں۔ انھیں اگر کہا جائے کہ تم مرزائی کیوں ہو؟ تو کہتے ہیں ہم تمہاری طرح مسلمان ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کو ریفارمر، مصلح اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس کا جواب دیا جائے کہ غلام احمد نے تو نبوت کا دعویٰ تھا اور یہ امتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور آخرالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر وہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے گا' وہ نہ صرف یہ کہ کافر ہے بلکہ مرتد ہے۔ اس کو نبی ماننے والا بھی کافر مرتد، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر دنیا میں کہیں بھی خالص دینی حکومت قائم ہوجائے تو اس میں مرتد کی سزا قتل ہوگی تو مرزائی حضرات یہ سن کر ہنس دیتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم مسلمان جھوٹ بولتے ہو۔ یہ احرار کے کارکن اور مبلغین احرار بھی جھوٹ بولتے ہیں اور مرزا غلام احمد پر دعویٰ نبوت کا الزام و بہتان لگاتے ہیں حالانکہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ بعض مرزائی اس بات پر ''سچے'' ہوتے ہیں کیونکہ انھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔ ان کو تو صرف مرزائیوں کی ''سوشل سروس'' نے متأثر کیا ہوتا ہے کہ وہ مالی مدد کرتے ہیں کنواروں اور بے روزگاروں کی نوکری اور شادی تک کا بندوبست کر دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ انھیں سچا مسلمان جانتے اور مانتے ہیں۔ ہر چند کہ بعض نئے نئے پھنسنے والوں کے ساتھ مرزائیوں کا سلوک نہایت اچھا ہوتا ہے مگر وہ انھیں کس سمت لے جانا چاہتے ہیں؟ یہ عام مسلمانوں اور نئے نئے ہونے والے مرزائیوں کو معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے عام مسلمانوں اور مرزائیت کے دامِ ارتداد میں نئے گرفتار ہونے والوں کی اصلاح کے لیے چند سطور لکھی ہیں۔ ہدایت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ دعاء گو ہوں وہ ہادیِ مطلق ایسے تمام لوگوں کو امام الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، رسالت اور ختمِ نبوت پر مضبوط ایمان ویقین عطاء فرمائے اور آخرت میں جہنم کے عذاب سے بچائے......آمین

ملاحظہ ہو مرزا غلام احمد قادیانی کی مرحلہ وار نبوت:

''ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدَّث (۱) ہو کر آیا ہے اور محدَّث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ (۲) گو اس کے لیے نبوتِ تامہ (پوری) نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے (۳) کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، امور غیبیہ اس پر ظاہر کیئے جاتے (۴) اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخلِ شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے (۵) اور مغزِ شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے (۶) اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے (۷) اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجبِ سزا ٹھہرتا ہے۔ (۸) اور نبوت کے معنیٰ بجز اس کے کچھ نہیں کہ امورِ متذکرۂ بالا اس میں پائے جائیں'' (۱)

مرزائی حضرات اس عبارت کو ظاہر و باطن کی آنکھیں کھول کر پڑھیں اور خوب غور کرنے کے بعد یہ تجزیہ بھی ملاحظہ کریں:

۱...... پہلے تو مرزا جی نے محدَّث ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲...... پھر محدَّث کو نبی کہا (یعنی مرزا جی نبی ہیں)

۳...... پھر علمِ غیب پر اطلاع کا دعویٰ کیا (مرزا صاحب عالم الغیب ہیں)

۴...... محدَّث کی معلومات کو وحی الٰہی کہا (مرزا صاحب کی معلومات اللہ کی وحی ہیں)

۵...... پھر محدَّث کی معلومات کو رسولوں اور نبیوں کی وحی جیسی وحی کہا (مرزا غلام احمد پر رسولوں اور نبیوں کی طرح وحی آتی ہے)

۶...... پھر محدَّث کی معلومات کو رسولوں اور نبیوں کی وحی جیسی وحی کہا (مرزا غلام احمد مأمور من اللہ رسولوں کی طرح ہے)

۷...... پھر بعینہٖ انبیاء کی طرح اظہار و اعلان کو واجب قرار دیا (یعنی مرزا صاحب پر اعلانِ رسالت فرض ہے)

۸...... اور غلام احمد کو محدَّث نبی و رسول نہ ماننے والوں کو سزا کا مستحق قرار دیا۔

اب دوبارہ اس عبارت کو پڑھیں، خوب غور و فکر کریں۔ میں یہ فیصلہ آپ کی دیانت پر چھوڑتا ہوں اور پوچھتا ہوں کیا اس گفتگو میں اور نبوت کے دعویٰ میں کچھ فرق رہ گیا؟ مرزائی حضرات پر حجت پوری کرنے کے لیے ایک اور حوالہ مرزا جی کی بولیوں میں سے درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو

''لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کا قول قطعاً جھوٹ ہے جس میں سچ کا شائبہ نہیں اور نہ اس کی کوئی اصل ہے۔ ہاں! میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ محدَّث میں تمام اجزاءِ نبوت پائے جاتے ہیں لیکن بالقوۃ' بالفعل نہیں۔ تو محدَّث بالقوۃ نبی ہے'' (۲)

ملاحظہ کیا جناب آپ نے، مرزا جی کیا کہہ رہے ہیں؟ مرزا جی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے لیجیے ملاحظہ ہو کہ کون جھوٹا ہے:

۱...... ''محدَّث میں نبوت کے تمام اجزاء پائے جاتے ہیں۔''

(محدث میں نبی کی تمام خصوصیات موجود ہوتی ہیں لہٰذا غلام احمد میں نبوت کے سارے اجزاء موجود ہیں)

۲......”محدَّث میں تمام اجزاء بالقوۃ ہوتے ہیں بالفعل نہیں“

۳......”محدَّث بالقوہ نبی ہوتا ہے“

(چونکہ غلام احمد محدَّث ہے اور محدَّث میں نبوت کے تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں لہٰذا غلام احمد میں تمام اجزاء نبوت موجود ہیں اور محدَّث میں یہ تمام اجزاء بالقوۃ ہوتے ہیں، بالفعل نہیں لہٰذا غلام احمد بالقوۃ اجزاءِ نبوت کا مالک ہے اور چونکہ محدث بالقوۃ نبی ہوتا ہے لہٰذا غلام احمد بالقوۃ نبی ہے مگر انبیاء اور رسولوں والا عمل نہیں ہوسکتا)

یہ بات بہت قابلِ غور وفکر ہے کہ نبوت کا یہ ارتقائی عمل مرزاجی کی بالکل ذاتی تخلیق ہے مگر نہایت مکارانہ تخلیق ہے پہلے محدَّث، جو نبوت کے بعض جزا اپنے اندر رکھتا ہے پھر ایسا محدث جس میں نبوت کے تمام اجزاء پائے جاتے ہیں مگر بالقوۃ، بالفعل نہیں ہوتے۔ پھر وہ محدَّث ایسا جو نبی تو ہے مگر بالقوۃ نبی ہے صرف اتنی کسر باقی رہ گئی کہ وہ انبیاء کی طرح احکام نہیں نافذ کرتا، یعنی بالفعل نہیں۔ لیجئے وہ حد بھی مرزا قادیانی نے توڑ ڈالی۔ مرزائی حضرات پر تعجب اور افسوس ہے کہ وہ غلام احمد کو مانتے تو ہیں مگر اپنے پیارے مرزاجی کی تحریر کا مطالعہ کرنے سے گریز کرتے ہیں ذرا انکی اس دماغی حالت کا اندازہ تو لگائیں جس کی تفصیل ان کی تحریروں میں جا بجا بکھری دکھائی دیتی ہے۔ یہی دو عبارتیں نہیں جو مرزاجی کی خرابیِ فکر پر گواہ ہیں۔ ایسی سیکڑوں عبارتیں ہیں جن میں غلام احمد کا یہ متفقہ نقشہ ابھرا ابھرا صاف نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو مرزاجی کی اچھوتی بانگی۔

پہلے کہا میں محدَّث ہوں پھر کہا میں جزئی نبی ہوں پھر کہا مکمل نبی ہوں اور کہا کہ مکمل نبی مگر بالقوۃ، بالفعل نہیں ......لیکن دیکھئے کتنی ڈھٹائی سے مرزاجی مدعی ہیں:

> ”جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اسی قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو، دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیوں انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“ (۳)

مرزاجی تو مرتے دم تک نبوت کے دعویٰ پر اڑے رہے مگر مرزائی چلاتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیا مرزائی سچے ہیں یا مرزاجی؟ یہ تو ان کے مکر وفریب کا سلسلہ ہے اس سلسلہ کی آخری کڑی بھی ملاحظہ ہو۔ غلام احمد نہ صرف یہ کہ نبی ہونے کا مدعی ہے بلکہ اب وہ رسول ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ یعنی صاحب شریعت بھی ہے کیونکہ یہ بات

تمام امتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ رسول کہتے ہی اس کو ہیں جونئی شریعت لائے اب مرزا جی کی بولی ٹھولی ملاحظہ ہو:

”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیانی میں اپنا رسول بھیجا“ (۴)

اب بھی مرزائی ہم پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم مجلس احرار اسلام کے کارکن مرزا جی پر تہمت لگاتے ہیں؟ کیا کوئی کسر باقی رہ گئی ہے اس بات کے ثابت کرنے میں کہ غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ صرف نبوت نہیں بلکہ رسالت کا بھی دعویدار ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کے جال میں پھنسنے والے مسلمانوں اور مرزائیوں کو ہدایت دے اور ان کے لیے ہدایت آسان بنائے۔ آمین! لیجئے اب ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو جس میں غلام احمد کو محدّث نبی اور رسول نہ ماننے والوں کو ”شیطان“ کہا گیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی توہین اور امتِ مسلمہ کو گالی:

”اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کیلیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ”ہزار نبی“ پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے......لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔“ (۵)

مرزا صاحب نے ظلم کی حد کر دی، شرافت کی تمام حدیں توڑ دیں۔ افسوس، صد ہزار افسوس!

غلام احمد قادیانی کی سابقہ عبارتوں کو آپ نے ملاحظہ کیا ان پر غور و فکر کرنے سے جو نتائج کھل کر سامنے آتے ہیں اور جو تضادات ابھرتے ہیں آپ انصاف کی نظر سے انہیں ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں مرزا غلام احمد کس قدر متضاد گفتگو کرتا ہے۔ پہلی بات کہنے کے بعد وہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کیا کہا اور دوسری بات زیادہ کافرانہ اداؤں سے کہہ جاتا ہے

(۱)　مرزا غلام احمد محدّث ہے۔

(۲)　محدّث جزئی نبی ہوتا ہے۔

(۳)　غلام احمد جزئی نبی ہے۔

(۴)　محدّث میں تمام اجزاءِ نبوت پائے جاتے ہیں۔

(۵)　غلام احمد میں تمام اجزاءِ نبوت پائے جاتے ہیں۔

(۶)　میں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

(۷)　میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

(۸)　جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔

(۹)　انسانوں میں سے شیطان مجھے نبی نہیں مانتے۔

(۱۰)　محدّث پر رسولوں اور نبیوں کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

(۱۱)　غلام احمد پر رسولوں اور نبیوں کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

(۱۲)　محدَّث بالقوۃ نبی ہوتا ہے۔

(۱۳)　غلام احمد بالقوۃ نبی ہے۔

(۱۴)　محدَّث مأ مور من اللہ ہوتا ہے۔

(۱۵)　غلام احمد مامور من اللہ ہے۔

(۱۶)　محدَّث بالفعل نبی نہیں ہوتا۔

(۱۷)　غلام احمد بالفعل نبی نہیں ہے۔

(۱۸)　محدَّث پر اعلان واظہار، نبی ورسول کی طرح فرض ہوتا ہے۔

(۱۹)　غلام احمد پر اپنے وجود کا اظہار نبیوں کی طرح فرض ہے۔

(۲۰)　جو محدَّث کو نہ مانے وہ سزا کا مستوجب ہے۔

(۲۱)　جو غلام احمد کو نہ مانے وہ سزا کا مستحق ہے۔

(۲۲)　سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔

کس قدر خوفناک لب ولہجہ ہے اس شخص کا ایک سانس میں کتنی باتیں کہہ ڈالتا ہے۔ سننے اور پڑھنے والا اگر اللہ کی طرف سے ہدایت پر قائم نہ ہو اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو ہو تو یہ شخص فوری زہرِ قاتل پلا دیتا ہے اور ایک ہی منہ سے متضاد باتیں کہنے میں بری طرح پھنس جاتا ہے ''میں نبی نہیں، جو مجھے نبی نہیں مانتا' وہ شیطان ہے، جو مجھے نبی کہتا ہے وہ جھوٹا ہے'' آخر یہ کیا گفتگو ہے......؟ کیا یہ معقول اور صحیح الفکر آدمی کی گفتگو ہے......؟ اور کیا یہ نبوت کا دعویدار نہیں......؟

مرزائیوں سے آخری بات:

ہم نے اپنی طرف سے اپنی عقل کے مطابق آپ کو سمجھانے کی شرعی حجت پوری کر دی ہے۔ مانیں نہ مانیں سمجھیں نہ سمجھیں، یہ آپ کی مرضی ہے......!　　(مارچ ۱۹۸۹ء)

حواشی

(۱)......بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۵۰، پانچواں ایڈیشن۔ ''توضیح مرام'' ص ۱۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ قادیان

(۲)......بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۴۹ ''حمامۃ البشریٰ'' ص ۹۹، مصنفہ مرزا غلام احمد، مطبوعہ قادیان

(۳)......بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۸۲، خط مرزا غلام احمد قادیانی بنام ''اخبار عدم لاہور'' ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء

(۴)......''دافع البلاء'' ص ۱۰، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۸۲۔

(۵)......''چشمۂ معرفت'' ص ۳۱۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۸۲، ۱۸۳۔